پاکستانی کالجوں کے نوجوانوں کو بھی اس قسم کے کاموں سے سبق لینا چاہیے کہ کرکٹ اور سینما کے شغف سے اور بھی کرنے کے کوئی کام ہیں۔

ماہنامہ مشیر۔ روحِ انتخاب نمبر | مرتبہ: مرزا عبدالغفور بیگ۔ مقامِ اشاعت بندر روڈ کراچی ۱۔ قیمت خاص نمبر ایک روپیہ۔

جنوری، فروری ۱۹۵۵ء کی یہ اشاعت شعر و ادب کی ایسی ہفت سالہ تخلیقات کے نچوڑ پر مشتمل ہے جن کی اساس اسلامی رجحانات پر ہے۔ اس گلدستہ میں اچھی دلچسپ چیزیں موجود سہی، لیکن یہ اگر سات سال کے اسلامی ادب کا ایک آئینہ ہے تو اس آئینہ کا انعکاس دیکھنے والوں کو مایوس اور بددل کرنے کے سوا اور کوئی نتیجہ نہیں دے سکتا۔ جس گلستان کی یہ بہار ہو، اس کے دوسرے موسموں کے بارے میں کیا اندازہ قائم کیا جائے گا۔ انتخاب کی ایک بڑی کمزوری یہ ہے کہ غیر متوازن تناسب کے ساتھ سیاسی اور صحافی انداز کی وقتی اثر رکھنے والی چیزیں ڈھیر کر دی گئی ہیں۔ حالانکہ ایسے مجموعوں میں پائدار ادبیات کو لینا چاہیے تھا۔

ماہنامہ ہمایوں | بہ ادارت: میاں بشیر احمد سابق سفیرِ پاکستان برائے ترکیہ۔ مقامِ اشاعت ۳۲۔ لارنس روڈ لاہور۔ چندہ سالانہ ساڑھے سات روپیہ۔ فی پرچہ ۱۰؍

یہ مشہور جریدہ اردو ادب کا دیرینہ خادم ہے جو اپنی بعض خاص روایات کو برسوں سے نبھاتا چلا آرہا ہے۔ اس سفینۂ برگ گل کو اگرچہ نئے پانیوں میں ڈالنے کے کچھ تجربے کیے گئے ہیں لیکن اس کے مؤسس و مدیر کے ذہن و کردار میں مسلمانی اور مشرقیت کا جو کچھ اثر موجود ہے اُس نے اسے غالباً نہ ترقی پسندی اور "جدت بازی" کے طوفانوں میں بالکل بے لنگر کا جہاز کبھی نہیں بننے دیا، لیکن نظریات کی اس کشمکش کے دور میں کسی خاص جوہرِ فکر و مقصد کو ساتھ لیے بغیر زبان و ادب کی محض غیر جانب دارانہ خدمت کا کوئی چلن نہیں رہا اس لیے یہ جریدہ ایک حالتِ ابتلا میں آپڑا۔ اب اس نے ایک نئی خوشگوار کروٹ لی ہے کہ ۱۹۵۵ء کے آغاز کے ساتھ قوم کی اخلاقی تعمیر کو اس نے اپنا نصب العین بنا لیا ہے۔ یہ تو ابھی واضح نہیں کہ اخلاقی تعمیر کا مرکزی نظریہ کیا ہے اور اس مہم میں ادبی افکار کو کس اصول و نظریے کے ذریعے جانچا اور مربوط رکھا جائے گا، مگر دورِ نو کی دو تین اشاعتوں کا تازہ رنگ خاصا پسندیدہ ہے اور آہستہ آہستہ نکھر رہا ہے۔ ہمایوں جس وسیع المشربی کے مسلک پر کاربند ہے